لازوال — اداریہ

مظاہرین کی کوئی شنوائی نہیں!

سمارٹ سٹی جموں کا حسن ان دنوں احتجاجی مظاہرین کی رونق سے دوبالا ہے، یہاں مختلف محکموں کے ڈیلی ویجر، رضاکار احتجاجی مظاہرے کر رہے ہیں۔ این وائی سی، رہبر کھیل، رہبر جنگلات کا احتجاج جاری وساری ہے اس بیچ پچھلے چند دنوں سے بلدیاتی صفائی کرمچاری اپنی تنخواہیں بڑھانے کے مطالبے کو لیکر احتجاجی دھرنے پر ہیں، رہبر کھیل ملازمین 24 دنوں سے احتجاج پر ہیں، رہبر جنگلات ملازمین بھی کئی دنوں سے احتجاجی دھرنے پر ہیں، صفائی کرمچاریوں کی ہڑتال نے شہر کو گندگی کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا ہے، ہر سو گندگی اور بدبو ہے، لوگوں کے گھروں، گلی کوچوں میں غلاظت کے ڈھیر ہیں، وبائی امراض کے خطرات مسلسل ہمارے سر پہ منڈلاتے رہتے ہیں۔ اس بیچ صفائی ستھرائی کیساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ کرنا نادانی ہے اور حکومتی عدم توجہی مسائل کو مزید پیچیدہ بنا رہی ہے، سیاسی جماعتیں اپنے اپنے وجود کو بچانے کیلئے طرح طرح کے بھارت جوڑو...... ایک پارٹی چھوڑو...... دوسری کو دوڑو...... دل بدلی کا سلسلہ تیز ہے، انہیں اس وقت احتجاجی مظاہرین کی کوئی فکر نہ ہے، ایل جی انتظامیہ کا کوئی عہدیدار بھی مظاہرین تک پہنچنے کی زحمت گوارہ نہیں کر رہا ہے، پہلے ہی ایل جی سنہا کے پاس ایک ہی مشیر مسٹر بھٹناگر بچے ہیں، بیوروکریٹوں کا کام کا اپنا انداز اور اپنی حدود ہیں، ایسے میں احتجاجی جدوجہد کا مزید طول پکڑنا اور مزید طول ہونا لازمی ہے، تاہم یہاں حیران کن پہلو صفائی کرمچاریوں کے تئیں جموں میونسپل کارپوریشن کی عدم توجہی ہے، بھارتیہ جنتا پارٹی جموں میونسپل کارپوریشن میں برسراقتدار ہے، حال ہی میں اس نے کام کاج میں بہتری کی امید کیساتھ میئر اور ڈپٹی میئر کے چہرے بدلے لیکن حالات بدلنے میں نئے چہرے ہنوز ناکام ہیں، نئے میئر اور نئے ڈپٹی میئر کا کام کاج سنبھالنا بھی متاثر کن ہوتا جب یہاں کسی قسم کا احتجاج و ہڑتال نہ ہوتی لیکن صفائی کرمچاریوں کا کوئی بھی مطالبہ کام چھوڑ ہڑتال کے بنا، مانا نہیں جاتا ہے، شہر کو گندگی کے ڈھیر میں بدلنے کے بعد ہی جے ایم سی حکام صفائی کرمچاریوں کی بات مانتے ہیں لیکن بات ماننے کا انداز بھی ہمیشہ ٹال مٹول والا ہوتا ہے کیونکہ یہ ملازمین چند ماہ بعد پھر سڑکوں پر آجاتے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کیساتھ کئے گئے وعدے وفا نہیں ہو رہے ہیں، ایل جی انتظامیہ کے سست رفتار رویئے نے اہلیان جموں وکشمیر یوٹی کے مسائل میں اضافہ کر رکھا ہے، احتجاجی ملازمین کڑاکے کی ٹھنڈ میں دھرنے پر ہیں اپنے اہل وعیال کی جانوں کو جوکھم میں ڈال رہے ہیں کیونکہ اس ٹھنڈ میں بچے بیمار ہو رہے ہیں، بچوں سمیت ڈیلی ویجر طبقہ سڑکوں پر اتر آتا ہے، جو سراسر معصوموں پر ظلم وزیادتی ہے، جس کیلئے والدین کیساتھ ساتھ حکومت بھی ذمہ دار ہے، جو انہیں ایسا کرنے پر مجبور کر رہی ہے، ملازمین کے جائز مطالبات کو بلاتاخیر مان لینا چاہئے تاکہ دھرنوں، مظاہروں کا شور وغل کم ہو اور جائز مطالبات پورے ہوں، یہ لوگ بھی باوقار زندگی جی سکیں۔

انسان کی پہچان اچھا لباس نہیں اچھا اخلاق ہوتا ہے!

زاہدہ خانم سرنکوٹ پونچھ

اخلاق کسی بھی قوم کی زندگی کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ اخلاق دنیا کے تمام مذاہب کا مشترکہ باب ہے جس پر کسی کا اختلاف نہیں۔ انسان کو جانوروں سے ممتاز کرنے والی اصل شئے اخلاق ہے۔ اچھے اور عمدہ اوصاف وہ کردار ہیں جس کی قوت اور درستی پر قوموں کے وجود، استحکام اور بقا کا انحصار ہوتا ہے۔ معاشرہ کے بناؤ اور بگاڑ سے قوم براہ راست متاثر ہوتی ہے۔ معاشرہ اصلاح پذیر ہو تو اس سے ایک قوی، صحت مند اور باصلاحیت قوم وجود میں آتی ہے اور اگر معاشرہ بگاڑ کا شکار ہو تو اس کا فساد قوم کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے۔ جس معاشرہ میں اخلاق ناپید ہو وہ کبھی مہذب نہیں بن سکتا، اس میں کبھی اجتماعی رواداری، مساوات، اخوت و باہمی بھائی چارہ پروان نہیں چڑھ سکتا۔ جس معاشرے میں جھوٹ اور بد دیانتی عام ہو جائے وہاں کبھی امن وسکون نہیں ہو سکتا۔ جس ماحول یا معاشرہ میں اخلاقیات کوئی قیمت نہ رکھتی ہوں اور جہاں شرم وحیاء کی بجائے اخلاق باختگی اور حیا سوزی کو منتہائے مقصود سمجھا جاتا ہو اس قوم اور معاشرہ کا صفحہ ہستی سے مٹ جانا یقینی ہوتا ہے خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔ دنیا میں عروج و ترقی حاصل کرنے والی قوم ہمیشہ اچھے اخلاق کی مالک ہوتی ہے جبکہ برے اخلاق کی حامل قوم زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ یہ منظر آپ اس وقت دنیا میں اپنے شرق وغرب میں نظر دوڑا کر دیکھ سکتے ہیں کہ عروج وترقی کہاں ہے اور ذلت ورسوائی کہاں ہے

اخلاقیات ہی انسان کو جانوروں سے الگ کرتی ہیں۔ اگر اخلاق نہیں تو انسان اور جانور میں کوئی فرق نہیں۔ اخلاق کے بغیر انسانوں کی جماعت انسان نہیں بلکہ حیوانوں کا ریوڑ کہلائیگی۔ انسان کی عقلی قوت جب تک اسکے اخلاقی رویہ کے ماتحت کام کرتی ہے، تمام معاملات ٹھیک چلتے ہیں اور جب اس کے سفلی جذبے اس پر غلبہ پالیں تو یہ نہ صرف اخلاقی وجود سے ملنے والی روحانی توانائی سے اسے محروم کر دیتے ہیں، بلکہ اس کی عقلی استعداد کو بھی آخر کار کند کر دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں معاشرہ درندگی کا روپ دھار لیتا ہے اور معاشرہ انسانوں کا نہیں انسان نما درندوں کا منظر پیش کرنے لگتا ہے۔ یہ سب اخلاقی بے حسی کا نتیجہ ہے۔ انسان کی اخلاقی حس اسے اپنے حقوق اور فرائض سے آگاہ کرتی ہے۔

اجتماعی زندگی کا اصل حسن احسان، ایثار، حسن معاملات، اخوت، رواداری اور قربانی سے جنم لیتا ہے۔ جب تک اخلاقی حس لوگوں میں باقی رہتی ہے وہ اپنے فرائض کو ذمہ داری اور خوش دلی سے ادا کرتے ہیں اور جب یہ حس مردہ اور وحشی ہو جاتی ہے تو پورے معاشرے کو مردہ اور وحشی کر دیتی ہے تو وہ لوگوں کے حقوق کو خونی درندے کی طرح کھانے لگتا ہے تو ایسے معاشرے میں ظلم وفساد عام ہو جاتا ہے۔ انسان میں حیوانی حس کا وجود صرف لینا جانتا ہے دینا نہیں۔ چاہے اس کا لینا دوسروں کی موت کی قیمت پر ہی کیوں نہ ہو۔ اور بدقسمتی سے یہی صورت حال آج ہمارے معاشرہ میں جنم لے چکی ہے۔

اسلام میں ایمان اور اخلاق 2 الگ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ ایک مسلمان کی پہچان ہی اخلاق سے ہے۔ اگر اخلاق نہیں تو مسلمان نہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک مسلمان ایمان کا تو دعویٰ کرے مگر اخلاقیات سے عاری ہو۔ ہمارے پیارے نبی کریم کائنات میں اخلاقیات کا سب سے اعلیٰ نمونہ ہیں جس پر اللہ کریم جل شانہ کی کتاب لاریب مہر تصدیق ثبت کر رہی ہے۔

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ (القلم 4)۔

"بے شک تم بڑے عظیم اخلاق کے مالک ہو"

اور ایسا کیوں نہ ہو آپ مکارم اخلاق کے اعلیٰ معارج کی تعلیم و تربیت اور درستگی کے لیے مبعوث فرمائے گئے۔ جیسا کہ خود آپ مالک خلق عظیم فرماتے ہیں۔

"میں اعلیٰ اخلاقی شرافتوں کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں" (حاکم مستدرک)۔

یعنی میں اعلیٰ اخلاق کی تمام قدروں کو عملی صورت میں اپنا کر، اپنے اوپر نافذ کر کے تمہارے سامنے رکھنے اور ان کو اسوہ حسنہ بنا کر پیش کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

ہمارے آقا ومولا کی پوری زندگی پیکر اخلاق تھی کیونکہ آپ نے قرآنی اخلاقی تعلیمات سے اپنے آپ کو مزین کر لیا تھا۔ آپ کا اخلاق قرآن کے احکام وارشادات کا آئینہ تھا، قرآن کا کوئی خلق ایسا نہیں ہے، جس کو آپ نے اپنی عملی زندگی میں نہ سمو لیا ہو۔ اسی لیے قرآن کریم میں اللہ عزوجل نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب 21)۔

"بے شک تمہارے لیے اخلاق کے اعلیٰ معارج کی تکمیل کرنے کیلئے رسول اللہ کی پیروی کرنے میں بہترین نمونہ ہے۔"

ایمان وعبادت کی درستگی کی عملی نشانی صحت اخلاق ہے بلکہ عبادات وتعلیمات اسلامی کا لب لباب اخلاق کو سنوارنا اور نکھارنا ہے، جس کی تائید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے ہوتی ہے۔

اَکۡمَلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِیۡمَانًا اَحۡسَنُھُمۡ خُلُقًا۔

"مسلمانوں میں کامل ترین ایمان اس شخص کا ہے جس کا اخلاق سب سے بہترین ہو"

ایک اور حدیث مبارکہ ہے۔

"تم میں بہتر وہ ہے جو تم میں اخلاق کے اعتبار سے بہتر ہے۔"

اخلاق کیا ہیں؟ نبی کریم نے اخلاق کی تربیت دیتے ہوئے فرمایا۔

"اخلاق یہ ہیں کہ کوئی تمہیں گالی دے تو تم جواب میں اس کو دعا دو یعنی گالی کا جواب گالی سے نہ دو بلکہ دعا اور اچھے الفاظ سے دو۔ جو تمہیں برا کہے تم اس کو اچھا کہو، جو تمہاری بدخوئی کرے تم اس کی تعریف اور اچھائی بیان کرو، جو تم پر زیادتی کرے تم اسے معاف کردو۔"

یہ ہمارے لیے اخلاق کی تربیت کا سب سے اعلیٰ نمونہ ہے اگر ہمارا معاشرہ اس پر عمل کرے تو معاشرہ سے تمام اخلاقی خرابیاں خود بخود ختم ہو سکتی ہیں اور معاشرہ امن، اخوت، بھائی چارہ کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ اگر کوئی تمہیں گالی دیتا ہے تو تم اس کے جواب میں اسے دعا دو تو ایک دن اسے خود بخود شرم آئے گی کہ میں تو اسے گالی دیتا ہوں اور وہ مجھے جواب میں دعا دیتا ہے تو مجھے شرم آنی چاہئے کیوں نہ میں بھی اسے دعا دوں اور اس کی تعریف کروں کہ وہ ایک اچھا انسان ہے جو میری گالی کے جواب میں دعا دیتا ہے، گالی کا جواب گالی سے نہیں دیتا۔ اگر کوئی تمہیں برا کہتا ہے اور تم اسے اچھا کہتے ہو تو ایک دن وہ تمہیں اچھا کہنے لگ جائے گا۔ اگر کوئی تم سے زیادتی کرتا ہے اور تم اسے معاف کر دیتے ہو تو اس کے دل میں تمہاری قدر اور خلوص بڑھے گا۔ اگر کوئی تمہارے حقوق تلف کرتا ہے تو تم اس کے حقوق کے محافظ بن جاؤ تو یقیناً ایک دن ضرور اسے بھی شرم آئے ہی جائے گی اور اس طرح معاشرہ خود بخود سدھرتا چلا جائے گا

جس کے اخلاق اچھے اسکی دنیا اور آخرت اچھی

اچھا اخلاق انسان کو فرش سے عرش تک لے جاتا ہے جب انسان کے پاس اخلاق پیار اور محبت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے چاہیے انسان کے پاس باقی دنیا کی ہر چیز موجود ہے بد اخلاق انسان اپنے گھر کو تباہ کر دیتا ہے نئے رشتے بنانا تو دور کی بات ہے وہ اپنے خونی رشتوں سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

اچھا انسان اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے دوسرے انسان کو سکھ دے سکتا ہے اور اپنے اور دوسرے کی زندگی کو خوبصورت بنا سکتا ہے دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو ہمارے بدزبانی کی وجہ سے ڈپریشن کا شکار ہیں اور کتنے لوگ ایسے ہیں جو دوسروں کے ستانے کی وجہ سے دنیا چھوڑ کر چلے گئے ہیں خودکشی کا شکار ہوئے ہیں

یہ بات یاد رکھیں جتنی خودکشی کا گناہ ہے اتنا ہے اس انسان کا گناہ ہے جو دوسرے انسان کو خودکشی پر مجبور کرتا ہے اگر آپ کسے سے دو الفاظ میٹھے بول دیں گے آپکے ان دو لفظوں کی وجہ سے کسی کی زندگی بچ سکتی ہے اور آپکی دنیا اور آخرت بچ سکتی ہے گناہ سے کاش ہم جتنا دوسرے انسان پر طنز کرتے ہیں اور برا بھلا کہتے ہیں اتنا اگر ہم دوسروں کو پیار دے دیتے تو ہماری دنیاں اور آخرت۔ خوبصورت ہو جاتی جب آپ اپنے اندر سے بد اخلاقی ختم کریں گے تو اخلاق بچ جائے جب آپ اپنے اندر سے نفرت ختم کریں گے تو پیار بچ جائے گا ہمدردی بچ جائے گی اور پھر اخلاق پیار محبت ہمدردی خدا تک لے کے جائے گا

بے شک ماں کے قدموں میں جہنت ہے لیکن بداخلاق نہیں حاصل کر سکتا ہے بے شک خاوند کے قدموں میں جنت ہے لیکن بداخلاق عورت کبھی حاصل نہیں کر سکتی بے شک دنیا بہت خوبصورت ہے لیکن اخلاق والے کے لئے!

ایم بی اے کرنے والی دوشیزہ نے شروع کیا کلاوڈ کچن

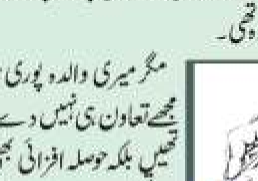

ارچنا کشور

عالمی سطح پر سال 2020 دنیا والوں کے لئے کسی خوفناک خواب سے کم نہ تھا، جہاں ایک طرف بیماری نما انجان دشمن کورونا وائرس سے لڑنے کے لئے لاک ڈاؤن کے سخت قانون کو نفاذ پوری دنیا میں ہوا۔ اس کے خوف سے اسکول، کالج، دفاتر سب بند کرنے پڑے، یوں لگ رہا تھا جیسے تیز رفتار زندگی میں اچانک بریک لگ گئی ہو۔ عوام الناس کی زندگی ٹھپ ہو کر رہ گئی۔ سب اپنے اپنے گھروں میں بند تھے۔ گھر میں رہنے کی وجہ سے لوگوں کی دنیا چہار دیواری میں سمٹ گئی تھی۔ وہیں دوسری طرف اس فارغ وقت میں گھر کا باورچی خانہ بہت سے لوگوں کے لئے تجربا گاہ ثابت ہوئی۔ لاک ڈاؤن ختم ہونے کے بعد، بہت سے لوگوں نے اپنے باورچی خانے سے حاصل کیے گئے تجربے والے ہنر کو اپنا کاروبار بنا لیا۔ گھر کے کچن کو پروفیشنل کچن بنا کر "کلاوڈ کچن" کا نام دیا اور اپنی تجارتی زندگی کا آغاز کر دیا۔

فروغ پاتی ٹیکنالوجی نے تجارت کی شکل بھی بدل دی۔ لاک ڈاؤن کے بعد ہندوستان میں کلاوڈ کچن کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ریڈسیر کی ایک رپورٹ کے مطابق ملک میں کلاوڈ کچن کی مارکیٹ 2024 تک 3 بلین ڈالر تک پہنچنے کی امید ہے، جو سال 2019 میں صرف 400 ملین ڈالر تھی۔ آن لائن پلیٹ فارم کی مدد سے اس قسم کے آن لائن کاروبار میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ سوشل میڈیا اور فوڈ ڈیلیوری ایپس نے چھوٹے شہروں میں بھی کلاوڈ کچن اور خواتین کے خودکفیل ہونے کے امکانات کو بھی فروغ دیا ہے۔ دی اکنامک ٹائمز نومبر 2021 کی ایک رپورٹ کے مطابق سال 2019-21 کے درمیان سویگی (لوگوں کے گھروں تک کھانا پہنچانے والی ایک آن لائن کمپنی) پر چلنے والے کلاوڈ کچن کی تعداد تین گنا اور زومیٹو میں دوگنا ہو گئی ہے۔

لاک ڈاؤن کے بعد بہار کے چھپرہ شہر میں بھی کلاوڈ کچن کھولے گئے۔ چھپرہ کے محمود چوک کی رہنے والی شردھا وردھن چنڈی گڑھ سے ایم بی اے کر رہی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ جب میں لاک ڈاؤن میں گھر آئی تو شوقیہ کھانا پکانے لگی، لاک ڈاؤن ختم ہونے کے بعد اپنے شوق کو اپنی تجارت میں بدل دیا۔ شردھا نے کہا کہ "ہمارا کیمپس پلیسمنٹ ہو گیا تھا لیکن کورونا کی وجہ سے سب کچھ رک گیا۔ یہاں تک کہ آفر لیٹر بھی نہیں آیا۔ مجبوراً مجھے گھر آنا پڑا۔ مجھے کھانا پکانا پسند تھا، اس لیے میں نے گھر پر کھانا بنانا شروع کر دیا۔ اچانک خیال آیا تو میں نے بھی دوسروں کی طرح سوشل میڈیا کے انسٹاگرام پر میں نے "فلائنگ ایرپن" کے نام سے ایک اکاؤنٹ بنایا۔ اس کے بعد میں جب بھی کھانا بناتی تو اسے پلیٹوں میں سجاتی اور کھانے کی خوبصورت سی تصویر کھینچ کر سوشل میڈیا پر پوسٹ کر دیتی تھی، کافی دنوں تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ اسی دوران میرے ایک دوست نے اس کام کو باضابطہ کرنے کی تجویز دی۔ جو مجھے بھی اچھی لگی۔ گھر والوں سے مشورہ کرنے کا خیال آیا، میری والدہ تو معاون ہیں، مگر والد کو کھانا بنا کر فروخت کرنے کے لئے منانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ کیوں کہ ایک چھوٹے سے شہر میں ایک باپ یہ کبھی گوارہ نہیں کرتا کہ اس کی بیٹی ایم بی اے کر کے باورچی خانہ میں کھانا بنا کر لوگوں کو فروخت کرے۔ اس لئے میں ان سے اس بابت بات کرنے سے بھی خوف زدہ تھی۔

مگر میری والدہ پوری طرح مجھے تعاون ہی نہیں دے رہی تھیں بلکہ حوصلہ افزائی بھی کر رہی تھیں، ان کا ماننا ہے کہ کسی بھی تجارت کے آغاز کے لیے سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹے شہروں میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ لڑکوں کے معاملے میں گھر والے آسانی سے سرمایہ کاری کر لیتے ہیں لیکن جب لڑکیوں کی بات آتی ہے تو وہ احتجاج کرتے ہیں۔ ہمارے ملک کی خواتین زمانہ قدیم سے صنفی عدم مساوات کا شکار رہی ہیں۔ اس تناظر میں شردھا نے آگے بتایا کہ "لڑکوں کے معاملے میں والدین چاہتے ہیں کہ وہ کسی بھی طرح سے پیسہ کمائیں، خواہ نوکری ہو یا تجارت۔" اپنی شروعات کے تعلق سے انھوں نے بتایا کہ "کلاوڈ کچن میں زیادہ سرمایہ کاری کی ضرورت نہیں تھی، تمام چیزیں گھر پر ہی دستیاب تھیں۔ جن چند چیزوں کی ضرورت تھی، ان کے لیے میں نے والدہ سے پیسہ لیا۔ اس لیے زیادہ پریشانی نہیں ہوئی۔ آخر کار میرے والد کو سمجھانے میں میری والدہ کامیاب ہوئیں اور سب کی رضامندی سے اگست 2021 میں میں نے فلائنگ ایرپن کے نام سے کلاوڈ کچن کی شروعات کی۔"

شردھا نے چھٹھ پوجا (بہار کا ایک عظیم تہوار جو یہاں کے تقریباً ہر گھر میں منایا جاتا ہے) اور دیگر تہواروں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ساگ سبزی کھانے اور گوشت مچھلی کھانے والوں کے لیے الگ الگ کچن کا انتظام کیا۔ بہنوں کے ساتھ مل کر کھانے کا مینو اور قیمت طے کی گئی۔ ٹیک آف اور ہوم ڈیلیوری کا آپشن بھی رکھا گیا۔ شردھا نے مسکراتے ہوئے بتایا کہ "میں نے کھانے کی قیمت کے ساتھ مینو کارڈ تیار کیا اور اسے اپنے انسٹاگرام پر پوسٹ بھی کیا۔" اپنے پہلے آرڈر کے بارے میں بات کرتے ہوئے، شردھا کہتی ہیں کہ "میرا پہلا ٹیک وے گاہک میرے محلے سے ہی تھا۔ اس نے کڑاہی پنیر کا آرڈر دیا تھا۔ وہ میرا پہلا دن تھا، بہت اچھا لگا۔ کلاوڈ کچن کے ذریعے یہ میری پہلی آمدنی بھی تھی۔ پھر آرڈر آنے لگے۔ کچھ عرصے کے بعد میں نے ایک ڈیلیوری بوائے بھی رکھ لیا۔ شروع میں، میں سویگی سے منسلک نہیں تھی، اس سال فروری میں، میں نے فلائنگ ایرپن کو سویگی کے ساتھ منسلک کرا دیا ہے، اس لئے اب ڈیلیوری کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ سویگی کے آرڈر کو 30 منٹ میں تیار کرنا ہوتا ہے۔ ایک بار تو 50 موموز کے آرڈر آگئے، میں نے سوچا یہ ممکن نہیں ہوگا۔ لیکن میری والدہ اور میں نے مل کر اسے مکمل کیا۔ جب زیادہ آرڈر ہوتے ہیں تو میری ماں اکثر میرے ساتھ مل کر کام میں لگ جاتی ہیں۔" شردھا کی والدہ نے بتایا کہ "پہلے میں کلاوڈ کچن کے بارے میں نہیں جانتی تھی، جب میں نے یہ کرنا شروع کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس طرح کی چیزیں بھی ہوتی ہیں۔ وہ سب کچھ خود بناتی ہے، وہ سب کچھ اکیلی کرتی ہے۔ وہ خود مارکیٹنگ بھی کرتی ہے۔ ہم تھوڑا تعاون کر دیتے ہیں۔ پہلے اس کے والد اس کے کام سے خوش نہیں تھے مگر اب وہ بھی اس کی محنت اور لگن دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔"

چھپرہ کا پہلا کلاوڈ کچن اکل کمار نے سال 2019 میں شروع کیا تھا لیکن 2021 میں ان کا بند ہو گیا۔ اکل نے بتایا کہ کلاوڈ کچن کھولنے کی اصل وجہ یہ تھی کہ اس وقت شہر کے تمام اچھے ریستوران سبزی خور تھے، اس وقت مہینوں یہاں کسی اچھے ریستوران میں نان ویج کھانے دستیاب نہیں تھے۔ ہم نے اسی لئے کلاوڈ کچن شروع کیا۔ ہمارے ایک دن میں اوسطاً 20 ہزار کے کھانے فروخت ہوتے تھے۔ ہفتے کے آخر میں 30 ہزار کے قریب اور ہفتے کے دنوں میں 10 سے 15 ہزار کے قریب فروخت ہوتے تھے۔ مسئلہ یہ تھا کہ منگل اور جمعرات کو یہ 1500 ہزار سے بھی کم ہو جاتے تھے۔ اس کے علاوہ ساون، نوراتری اور شادی کے موسم میں لوگ کہتے تھے کہ شادی بیاہ میں نان ویج کھانا ملے گا، تو کیوں آرڈر کر کے کھائیں؟ نان ویج کی وجہ سے ہماری آمدنی میں اتار چڑھاؤ بہت زیادہ تھا۔ لیکن سال 2020 میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے عملہ چلا گیا، کساد بازاری کی وجہ سے لوگوں نے باہر کھانا کم کر دیا۔ آخر کار ہمارے تجارتی ساتھی اور میں نے فیصلہ کیا کہ ہمیں اب اپنی تجارت بند کر دینی چاہئے۔ فلائنگ ایرپن کے لیے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیشہ ایک ہی طرح کی سروس دیں، ذائقہ کا خیال رکھیں۔"

شردھا کو بھی ان مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ "کبھی پورے دن ایک آرڈر آتا، تو کبھی ایک دن میں 10 آرڈر آتے ہیں اور کبھی کبھی ایک بھی آرڈر نہیں آتا ہے۔ چھوٹا شہر ہونے کی وجہ سے یہ ایک مسئلہ ہے۔ اس کے علاوہ سویگی سے کٹوتی بھی ہوتی ہے۔ اس لئے منافع تھوڑا کم ہے۔ اپنے کاروبار کا رقبہ بڑھانے کے لیے شردھا نے اس سال درگا پوجا میلے میں 4 دنوں کا اسٹال بھی لگایا۔ کھانے میں موموز اور چاٹ رکھے گئے تھے۔ شردھا اس سال ستمبر کے مہینے میں بہار کے ماسٹر شیف کی بھی شریک رہی ہیں۔ فلائنگ ایرپن کے باقاعدہ کسٹمر شرے شیکھر نے بتایا کہ "مجھے یہاں کے کھانے کا ذائقہ پسند ہے اور شردھا میری دوست بھی ہے، اس لیے اس کا کام دیکھ کر اچھا لگتا ہے۔ میں یہاں ہر وقت نہیں رہتا لیکن جب میں رہتا ہوں، تو یہاں کے کھانے کا ذائقہ ضرور لیتا ہوں۔" چھپرہ سے تعلق رکھنے والی فوڈ بلاگر انجلی پریا فلائنگ ایرپن اور شردھا کے بارے میں لکھا ہے کہ "وہ ہوم ڈیلیوری سروس کے ساتھ گھر پر مختلف اقسام کے ذائقہ دار کھانا بناتی ہیں۔ میں نے کئی ڈشز آزمائے ہیں، مگر میرا پسندیدہ تندوری موموز ہے اور اس کی قیمت بھی مناسب ہے، یہ حفظان صحت کے مطابق ہے، اس کے علاوہ کھانا بنانے میں اچھے معیار کے اجزاء کا استعمال کرتی ہیں، جو کھانے والوں کی صحت اور خوراک کو متاثر نہیں کرتے ہیں۔"

شردھا کا خواب ایک کیفے کھولنا ہے۔ فی الحال وہ کلاوڈ کچن سے زیادہ نہیں کماتی لیکن جو کچھ بھی کماتی ہے، اس کا ایک حصہ بچاتی ہے تاکہ مستقبل میں اپنا کیفے کھول سکے۔ اس نے مزید کہا کہ "میں خواتین کو بااختیار بنانے کے تصور پر یقین رکھتی ہوں۔ اس لئے میں جب بھی کبھی اپنا کیفے کھولوں گی، اس میں صرف خواتین کو ترجیح دوں گی۔" شردھا کو کلاوڈ کچن شروع کیے ہوئے تقریباً ایک سال ہو گیا ہے۔ فی الحال منافع زیادہ نہیں ہے لیکن شروعات اچھی ہے۔ ایک ایسے چھوٹے سے شہر میں ایک لڑکی کے کام کا آغاز کوئی چھوٹی بات نہیں۔ جہاں معاشرے کے لوگوں طعنے دینے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ صرف لڑکے ہی آرڈر لینے کیوں آتے ہیں؟ یہ کیا کام ہے؟ ایم بی اے کر کے بھی گھر پر کھانا پکا رہی ہے، وغیرہ۔ ان سب کے درمیان اچھی بات یہ ہے کہ چھپرہ جیسے چھوٹے شہر کی لڑکیاں بھی اپنا کاروبار شروع کر رہی ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کاروبار چھوٹا ہے یا بڑا؟! اپنے آپ کو بااختیار بنانے کے لئے خواتین کا جذبہ ہی اہم ہے۔ یہ مضمون سنجوئے گھوش میڈیا ایوارڈ 2022 کے تحت لکھی گئی ہے۔ (چرخہ فیچرس)